NOA
MOCK Exam CSS 2025
AUG-2024 (MOCK-4)
ISLAMIC STUDIES

پارٹ - II

سوال نمبر ۲

اسلام میں عقیدہ توحید

توحید کے معنی:

توحید کے معنی ہے اللہ کی وحدانیت کا
دل سے یقین اور زبان سے اس کا اقرار
اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں
کسی بھی شخص کے ایمان لانے کے لیے
جو پہلی چیز جس کا اقرار ہے وہ
ہے

لا الٰہ الا اللہ

**نہیں کوئی لائق عبادت کے
مگر اللہ**

یہ کلمہ اللہ کی وحدانیت کو تسلیم
کرتا ہے اور اسی کی عبادت کرنا
اور اس کے سوا اپنا سر کسی کے سامنے
نہ جھکانا

CamScanner

اسلام بت پرستی کو توڑنے کے لیے آیا اور توحید کو قائم کرنے

اسلام میں توحید پر بہت زور دیا گیا ہے اور شرک کو بہت بڑا گناہ قرار دیا گیا ہے۔ اہل عرب اسلام کے آنے سے پہلے بتوں کی پوجا کرتے تھے جس کو وہ یہ تصور کرتے تھے کہ یہ بت ان کے نفع اور نقصان کے مالک ہیں اور اسے تبدیل کر سکتے ہیں۔ اسلام نے اس فعل کو بہت بڑا ظلم کہا ہے۔

ان شرک لظلم عظیم

"بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے"

شرک نہ صرف انسان کو اپنے رب سے دور کر دیتا ہے بلکہ اس کو دنیا کی اصل حقیقت سے بھی انجان کر دیتا ہے۔ کیونکہ جو شرک کرتا ہے وہ اپنے رب قادر المطلق کی کی عبادت نہیں کرتا اور وہ کھلی گمراہی میں ہوتا ہے اور دوسری طرف ہمارا رب ہمیں

انسانیت کی تخلیق کا مقصد بیان فرماتا ہے

"بے شک میں نے انسانوں کو اپنی عبادت کے لیے پیدا فرمایا"

جو لوگ رب کی عبادت نہیں کرتے جس کے قبضہ قدرت میں ان کی جان ہے تو ایسے ہی لوگوں کے بارے میں قرآن میں فرمایا گیا ہے کہ

"بے شک انسان خسارے میں ہے"

اگر کوئی انسان توحید پر ایمان نہیں رکھتا تو وہ یونہی دربدر بھٹکتا رہے گا اور اسے کوئی کامیابی نہیں ملے گی۔ اس دنیا میں بھی وہ اپنے مقصد سے دور رہے گا اور آخرت میں تو یقیناً صرف ان لوگوں کا حصہ ہے جو اللہ اور اس کے رسول پر یقین رکھتے ہیں۔ اور اسی کی عبادت کرتے ہیں اور ہر مشکل میں اسی کو پکارتے ہیں۔

انسانی زندگی میں توحید کی اہمیت

ہر چیز کا عطا کرنا اللہ کے ہاتھ میں ہے

جو شخص اس بات پر یعنی توحید پر ایمان رکھتا ہے وہ یہ بھی جانتا ہے کہ ہر چیز کا خالق اور مالک اللہ تعالیٰ کی ذات ہے ہر چیز اسی نے بنائی ہے اور یہ زمین اور آسمان اور سب مخلوقات اسی کے تابع ہیں۔

اور ہم نے زمین اور آسمان کو چھ دن میں تخلیق کیا۔

جب انسان کا توحید پر ایمان ہو تو اسے معلوم ہوتا ہے کہ وہی رب ہے اسی سے مانگتا ہے اور اسی سے مانگو گا تو وہی عطا فرمائے گا۔ بے شک وہی عطا کرنے پر قادر ہے۔

اللہ رب العزت فرماتا ہے "اگر پاؤں کے جوتے کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے تو وہ بھی مجھ سے مانگو۔"

CamScanner

تمام تر طاقت اور قوت کا سرچشمہ

جب انسان کو معلوم ہوتا ہے کہ وہی ہے جو تمام تر طاقت اور قوت کا سرچشمہ ہے تو وہ اسی اور کے سامنے اپنا سر نہیں جھکنے دیتا۔

ان اللہ علی کل شیءٍ قدیر
بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

مومن کی زندگی پر اثرات

جب مومن کوئی بھی کام کرتا ہے وہ اس میں اللہ کی رضا ڈھونڈتا ہے اور وہ وہی کرتا ہے جو اللہ کے حکم کے مطابق ہوتا ہے

محنت کرتا ہے اور صلہ اللہ پر چھوڑ دیتا ہے۔

مومن کا اللہ پر ایمان ہوتا ہے اس لیے وہ جو کچھ بھی حاصل کرنا چاہتا ہوتا ہے وہ اس میں اپنی جی جان سے پوری محنت کرتا ہے اور اس کے صلے اور کامیابی اور ناکامی کا فیصلہ اللہ پر چھوڑ دیتا ہے کیونکہ

وہ جانتا ہے کہ اللہ اس کے لئے جو
کچھ بھی فرمائے گا بہتر ہی فرمائے گا

اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں

"اور جب کسی کام کا پختہ ارادہ کر
لو تو اللہ پر بھروسہ رکھو بے شک
اللہ بھروسہ رکھنے والوں کو
دوست رکھتا ہے۔

ایک اور جگہ پر اللہ رب العزت فرماتے ہیں

"اور عنقریب تمہارا رب تمہیں
اتنا نوازے گا کہ تم خوش
ہو جاؤ گے۔

مومن کو اپنے رب کے وعدے پر
یقین ہوتا ہے اس لئے وہ اپنے رب کے وعدے
پر یقین رکھتا ہے اور محنت کرتا ہے
اور صبر کرتا ہے۔

ان اللہ مع الصبرین
"بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے"

مومن کا ہر کام اللہ کی رضا کے لئے ہوتا ہے
اگر وہ کامیاب ہوتا ہے تو شکر ادا

" ...... "

کرتا ہے

بے شک اللہ شکر گزاروں کو اور نوازتا ہے"

اور اگر اسے کہیں ناکامی بھی ہوتی ہے تو وہ صبر کرتا ہے اور اللہ کی ذات پر یقین رکھتا ہے اور اس کی زبان پر صرف یہی الفاظ ہوتے ہیں،

ان اللہ و انا الیہ راجعون

" بے شک ہم اسی کے لیے ہیں اور ہمیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے"

سوال نمبر ۲

اسلام میں صوم کا فلسفہ اور اس کے سماجی، اخلاقی، روحانی اثرات

روزہ کا فلسفہ

اس بارے میں اسلام روزہ (صوم) کے متعلق یہ فرماتا ہے جو اللہ نے فرمایا

بے شک روزہ میرے لیے ہے. اور میں ہی اس کا صلہ دوں گا۔

یعنی اس آیت سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اللہ فرما رہا ہے کہ روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا صلہ دونگا،

پورا سال کے بعد جسم کی زکوۃ

اس حوالے سے اسلام میں جس طرح نصاب پر زکوۃ لاگو ہوتی ہے اسی طرح جسم پر بھی زکوۃ ہے اور جسم کی زکوۃ روزہ ہے۔ سال میں

ایک بار اللہ کی رضا کے لیے اپنے آپ
پر قابو رکھنا اور کھانے پینے سے پرہیز
کرنا اور سحر و افطار کرنا۔ اور سارا دن
اللہ کی رضا کے لیے بھوکے پیاسے رہنا۔
تاکہ اللہ کا قرب نصیب ہو۔ یہی روزے
کا فلسفہ ہے۔ روزہ اللہ کے لیے رکھا جاتا
ہے۔ اور اس ماہ مبارک رمضان میں
ہر چیز کا ثواب بڑھ جاتا ہے۔ کیونکہ انسان
نے صبر اور استحکام صرف اس لیے کیا
ہے کہ اللہ کا حکم ہے۔

ان اللہ مع الصبرین
بے شک اللہ صبر کرنے والوں کو
دوست رکھتا ہے۔

سماجی اثرات

روزہ کے سماجی اثرات میں سب سے اہم جو
ہے وہ ہے اپنے سے نیچے والوں کا درد دل اس
ماہ مبارک میں جب مسلمان روزہ رکھتا
ہے تو اسے اپنے مسلمان بہن بھائیوں کی بھوک
اور پیاس کا احساس ہوتا ہے۔

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ اطاعت کے لیے کچھ کم نہ تھے کروبیاں

کہتے ہیں نہ کہ جس پر گزرتی ہے وہی
سمجھ سکتا ہے۔ اس لیے اس ماہ میں

کھانے پینے کی ہر نعمت موجود ہونے کے
باوجود انسان اس سے لطف اندوز
نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ
اللہ مجھے دیکھ رہا۔

اخلاقی اثرات

روزہ انسان کے اندر
اس بات کا احساس پیدا کرتا ہے کہ
اللہ اسے دیکھ رہا ہے ورنہ تو انسان
چھپ کر کچھ کھا پی سکتا ہے کہ
کونسا کوئی دیکھ رہا ہے۔ مگر اس
کے دل میں یہ احساس موجود
ہوتا ہے کہ کوئی نہ بھی دیکھ رہا
ہو مگر اللہ تو دیکھ رہا ہے۔ اور
میں اس کی رضا کے لیے روزہ رکھ
رہا ہوں اور وہی مجھے صلہ دینے والا ہے۔
اس طرح رمضان گزرنے کے باوجود
اس کے دل میں یہ احساس رہتا ہے
اور وہ کسی کے ساتھ کوئی غلط کام یا
کوئی دھوکہ دہی اس لیے نہیں کرتا
اور نہ کسی سے بدتمیزی کرتا ہے اور
اپنے اخلاق اور کردار کو بہتر سے
بہترین کی طرف لے جاتا ہے
کیونکہ اس کے دل میں یہ
احساس پیدا ہو جاتا ہے کہ
اللہ اسے دیکھ رہا ہے۔

حضورؐ نے فرمایا

"تم میں سے اللہ کے نزدیک بہتر وہ ہے جو تم میں اخلاق میں بہتر ہے۔"

اس طرح روزہ انسان کے اخلاق اور کردار کی تعمیر فرماتا ہے۔ اور یہ ایک اچھے اور تعمیری سماج کی بنیاد رکھتا ہے اور کامیابی سے اس میں ترقی فرماتا ہے۔

روحانی اثرات:

روزہ جس طرح اخلاقی اور سماجی اثرات رکھتا ہے اسی طرح اس کے روحانی اثرات بھی ہیں۔ روزہ روح کی پاکیزگی کا باعث بنتا ہے۔ روزے کے دوران انسان کوئی غلط بات نہیں کرتا جھوٹ اور دھوکہ دہی سے باز رہتا ہے اور کوئی اسے کچھ کہے بھی تو وہ بس اتنا کہتا ہے

"میں روزہ سے ہوں"

یہ اس کا اللہ کی اطاعت اور فرمانبرداری کا نمونہ ہے کہ وہ ہر برائی کا جواب صبر

اور اچھائی سے دور رہا ہے۔ اس سے اس
کی روح کی پاکیزگی نصیب ہوتی ہے۔
اور روحانی بلندی بھی نصیب ہوتی ہے
کہ نہ صرف اچھے اخلاق کا مظاہرہ کیا
گیا بلکہ اللہ کے لیے یہ سب کیا گیا
نہ کہ کسی کمزوری کی وجہ سے

مفہوم ہے کہ
**اصل پہلوان وہ ہے جو اپنے
غصے پر قابو رکھ سکے!**

جب مومن سحر اور افطار کرتا ہے سارے دن کی
بھوک پیاس اپنے رب کے لیے برداشت کرنے
کے بعد تو وہ اپنے رب کا شکر ادا کرتا ہے۔

**اگر تم میرا شکر ادا کرو گے تو
میں تمہیں اور زیادہ نوازوں گا
(القرآن)**

اور اس طرح اللہ اپنے اس شکر گزار بندوں
کو اور نوازتا ہے۔

**وبشر الشاکرین
اور اللہ شکر گزاروں کو دوست رکھتا ہے"**

اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ شکر گزار اللہ کا
دوست ہوتا ہے اور جو اللہ کا دوست بن گیا
اس کا روحانی مرتبہ کتنا بلند ہوگا بے شک۔

سوال نمبر ۵

دیگر متحدہ قوموں کے مقابلے میں امت مسلمہ

دوسری قومیتوں کے مقابلے میں امت مسلمہ اس لیے منفرد ہے کہ دوسری قوموں کا اتحاد جغرافیائی حدود و قیود پر منحصر ہے لیکن مسلمانوں کا اتحاد ایک دین الہٰی کی بدولت ہے۔ اس دین کے ماننے والے ہیں۔

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحل سے لے کر تابخاکِ کاشغر

مسلمان آپس میں اس لیے متحد ہیں کیونکہ انہیں ایک دوسرے کے ساتھ جوڑے رکھنے والی کوئی کمزور چیز نہیں ہے جیسے کہ رنگ، نسل یا جغرافیائی حدود بلکہ وہ تو ایک رب اور ایک نبی کے ماننے والے ہیں جنہوں نے انہیں ایک دوسرے کے ساتھ ایمان کے رشتے سے متحد رکھا ہوا ہے۔

جس کا بنا جو قابل میں
تو ہندوستان کا ہر پیر و جوان بے تاب ہو جائے

مسلمان چاہے دنیا کے کسی بھی کونے میں ہو اگر اسے کوئی تکلیف پہنچی ہے تو

اس کا اثر تمام امت مسلمہ پر پڑتا ہے
اور ہر کوئی اپنی ہمت اور استطاعت
کے مطابق جو کچھ کر سکتا ہے وہ کرتا ہے
اور اپنے وہ مسلمان بھائی جو کسی مشکل
میں ہے اس کی مدد کرنے سے
دنیاوی وسائل اور اپنے جان و مال
سے اس کی مدد کرتا ہے۔

حضورؐ نے فرمایا

"مسلمان ایک جسم کی مانند ہیں
جس کے ایک حصے میں تکلیف ہو
تو گویا پورا جسم تکلیف محسوس
کرتا ہے۔

تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ مسلمانوں
نے کبھی اپنے مسلمان بھائیوں کو اکیلا نہیں
چھوڑا وہ جس حد اور استطاعت کے مطابق
مدد کر سکتے ہیں کرتے ہیں۔
چاہے وہ افغان جنگ ہو جب روس نے
اس پر حملہ کیا تو مسلم ممالک نے
اپنے بارڈر اپنے بھائیوں کے لیے کھول
دیے یا چاہے وہ سلطنت عثمانیہ کو
مالی وسائل کی ضرورت ہو مسلمانوں
نے اپنے خزانے لٹا دیے۔

امتِ مسلمہ مسلم دنیا کے مسائل کے حل میں کردار

امتِ مسلمہ اتحاد اور یگانگت اختیار کرتے ہوئے مسلم امہ کو درپیش مسائل کو حل کرنے اور کروانے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔

فلسطین اور کشمیر کے مسلمانوں کے لیے آواز

اس وقت فلسطین کے مسئلے کے حل کے لیے امتِ مسلمہ یکجا ہو کر دنیا پر دباؤ ڈال سکتی ہے کہ فلسطین اور اسرائیل کا دو ملکوں میں تقسیم کر دیا جائے تاکہ مسلمان جو بے یارومددگار ہیں اور جب صیہونی فوج کا دل چاہتا ہے ان کے گھروں کو مسمار کرتے اور ان پر حملے کرتے ہیں اس سے انہیں آزادی مل سکے۔

طاقتور مومن کمزور مومن سے بہتر ہے۔

امتِ مسلمہ اگر متحد ہو گی اور آپس کے

اختلافات ختم کر دے گی تو وہ امت کو درپیش
مسائل کا احسن طریقے سے حل نکال سکے گی۔
امت مسلمہ کی طاقت باہمی اتحاد میں ہے۔

کشمیر:

دوسری طرف بھارتی جارحیت کشمیر میں
جاری ہے۔ پاکستان اور ہندوستان نے
تین جنگیں لڑی ہے۔ اگر امت مسلمہ
بھارت پر دباؤ ڈالے تاکہ کشمیر میں
رہنے والے مسلمان چاہے وہ پاکستان
سے تعلق رکھتے ہوں یا ہندوستان سے
وہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کی روشنی
میں جس کے ساتھ جانا چاہیں وہ
جا سکتے ہیں۔

مسلم ممالک میں اسلامی بینکاری

اسلام میں سود کو حرام قرار دیا گیا ہے
اس کے لیے ریاستی اداروں کو اہم قدم اٹھانے
ہوں گے تاکہ اس سے نجات حاصل
کی جا سکے اور اسلامی طریقہ کار بینکاری
کو امت مسلمہ میں پھیلایا جا سکے اور
اگر کسی مسلم ملک کو پیسے کی ضرورت
ہو تو اس کے لیے اور سینٹرل بینک
بنایا جائے جس میں تمام مسلم ممالک
اپنا پیسہ رکھیں۔ اور اس پیسے سے مسلم
ممالک میں اگر کسی کو پیسوں کی ضرورت

ہو تو وہ اس سے قرض لے سکے اور وہ
قرض سود نہیں بلکہ اسلامی شرعی اصولوں
کو مدِنظر رکھتے ہوئے دیا جائے۔

سود اللہ اور اس کے رسول سے
جنگ ہے۔

سود کے بارے میں اتنی سخت وعید
ہے کہ گویا جو سود کھاتا ہے
اس نے اپنی ماں کے ساتھ
زنا کیا ہو۔

اس لیے مسلمانوں کو چاہیے کہ عالمی سودی
نظام سے نکلیں اور اسلامی اصولوں کے
مطابق معاشی نظام کو ترتیب دیں
اور اگر کسی ملک میں یا بین الاقوامی
طور پر امت کے فائدہ کے لیے
کوئی کام کر رہے ہیں تو اس میں
بھی اس بینک سے نفرت کی جائے۔

ہماری فلاح اور نجات اسلام میں
ہے اس لیے ہمیں سودی نظام سے
چھٹکارا حاصل کر کے درست معنوں
میں اسلامی معاشی اصولوں پر عمل
کرنا ہے۔

سوال نمبر ۷

اسلام میں خواتین کے مقام اور کردار اور ان کے حقوق کو یقینی بناتا ہے

اسلام اور خواتین

اسلام خواتین کو وہ عزت اور تکریم دیتا ہے جس کی وہ حقدار ہیں۔ اسلام عورت کو ماں، بہن، بیٹی، بیوی کے روپ میں ہر رشتے کے حقوق دیتا ہے۔ اسلام خواتین کو ہر رشتہ میں ایک باعزت مقام عطا فرماتا ہے۔

ماں کے حقوق اور مقام اور عمل یقینی بنانا

اسلام میں ماں کے حقوق اور مقام بہت بلند ہیں۔ اسلام ماں کے لیے اولاد کو عزت، احترام اور محبت سے پیش آنے کی تلقین کرتا ہے۔ اسلام میں ماں کو جو عظیم رتبہ حاصل ہے وہ اور کسی کو نہیں ملا۔ ایک دفعہ ایک بدو حضورؐ کے پاس آیا اور پوچھا کہ مجھ پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے۔ کہا تیری ماں کا۔ اس نے پھر پوچھا آپ نے کہا تیری ماں کا

اس طرح جب اس نے چوتھی مرتبہ پوچھا تو حضور نے فرمایا تیرے باپ کا۔
اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام میں ماں کا کیا مقام ہے۔

ایک دفعہ ایک شخص حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے کہا کہ میں نے اپنے علاقے سے اپنی ماں کو اپنے کندھوں پر پیدل لایا ہوں اور پہلے پر آکر کعبہ کا حج پیدل اپنے کندھوں پر بٹھا کر کروایا ہے۔ تو کیا میں نے اس کا حق ادا کر دیا۔
حضور نے فرمایا تم نے تو ابھی تک اس رات کا حق بھی نہیں ادا کیا جب اس نے تمہیں تمہارے پیشاب کی وجہ سے گیلے بستر سے ہٹا کر خود تمہارے گیلے بستر پر ہو گئی تھی۔

حضور نے ایک دفعہ صحابہ کرامؓ سے فرمایا کہ اگر میں فرض نماز پڑھ رہا ہوں اور میری ماں کی آواز میرے کانوں میں پڑے کہ وہ مجھے بلا رہی ہیں تو میں فرض نماز توڑ دوں گا۔

اس بات سے ہمیں ماں کی محبت، عزت احترام اور اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے

اسلام اس بات کو یقینی بناتا ہے اور فرماتا ہے کہ

والدین کا نافرمان جنت میں نہیں جائے گا۔

بہن کے حقوق:

اسلام بہن کے حقوق بھائی کے لیے فرض کر فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ ہر بھائی کو چاہیے کہ اپنی بہن کو عزت، محبت اور حفاظت فراہم کرے۔ اور اس کی ضروریات پوری فرمائے۔ باپ کے بعد بھائی پر اس کی ضروریات پوری کرنا فرض ہے۔

بیٹی کے حقوق:

بیٹیوں کو اسلام نے خاص عزت اور مقام عطا فرمایا ہے۔ عرب میں اسلام سے پہلے ایسے جاہل لوگ اپنی بیٹیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے۔ اسلام نے آکر بیٹیوں کو عزت عطا فرمائی اور لوگوں کو بیٹیوں کو غربت کے ڈر سے زندہ دفن کرنے سے روکا اور اس بات کا یقین دلایا کہ پیدا کرنے والا پالنے پر بھی قادر ہے۔

اللہ نے ہر انسان کو رزق کا وعدہ کیا ہے۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ لوگوں کو اولاد کے رزق کے بارے میں فکر نہیں کرنی چاہیے اگر اس نے ان کو پیدا کیا ہے تو وہی ان کو پالے گا بھی کیونکہ

ان اللہ علی کل شیء قدیر

بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے

حسبنا اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش عظیم

اللہ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں اور اس کے علاوہ کون ہے کہ جس پر توکل کر سکو اور وہ عرش عظیم کا رب ہے۔

بیوی کے حقوق

اسلام میں جہیز جیسی رسومات سے روکا گیا ہے اور بیویوں کے حقوق بھی دیے گئے ہیں اور فرمایا گیا ہے کہ ان کے نان ونفقہ کی ذمہ داری ان کے شوہروں کی ہے۔

بیوی کے حقوق کے بارے میں اس بات سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ

حضور ﷺ نے فرمایا "قبر میں حقوق العباد میں سب سے پہلے بیوی کے حقوق کے متعلق سوال کیا جائے گا۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام بیویوں کے حقوق کا علمبردار ہے اور اگر کسی کی ایک سے زیادہ بیویاں ہوں تو ان میں انصاف کا حکم دیا گیا ہے

وراثت میں حق:

اسلام خواتین کو وراثت میں حق دیتا ہے اور لوگوں کو اپنی بیٹیوں کو اور عورتوں کو وراثت میں ان کا حق نہ دینے سے روکتا ہے

ماں	1/6
بیٹی	1/2
بیوی	1/8

یہ وراثت میں عورتوں کے حق کا تناسب ہے